36902-دعا کے چند آداب

سوال

دعا کے آداب ، کیفیت ، واجبات ، اور سنتیں کیا ہیں ؟ دعا کی ابتدا اور انتہا کیسے کرنی چاہیے ؟ اور کیا دنیاوی امور سے متعلق دعا آخرت کیلئے دعا سے پہلے کی جا سکتی ہے ؟
اور دعا میں ہاتھ اٹھانے سے متعلق کیا بات درست ہے ؟ اور اٹھانے چاہییں تو اس کی کیفیت کیا ہوگی ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اللہ تعالی کو یہ بات بہت پسند ہے کہ اس سے مانگا جائے ، ہر چیز کیلئے امید اسی سے لگائی جائے ، بلکہ جو اللہ سے نہیں مانگتا اللہ تعالی اس پر غضبناک ہوتا ہے ، اسی لیے اپنے بندوں کو مانگنے کیلئے ترغیب بھی دلاتا ہے ، فرمانِ باری تعالی ہے :

{وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ}.

ترجمہ : اور تمہارے رب نے کہہ دیا ہے کہ : مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کرونگا ۔ [غافر : 60]

اللہ سے دعا مانگنے کا دین میں بہت بلند مقام ہے ، حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرما دیا : (دعا ہی عبادت ہے)
ترمذی (3372) ، ابو داود (1479) ، ابن ماجہ (3828) البانی نے اسے "صحیح ترمذی" (2590) میں صحیح قرار دیا ہے ۔

دوم :

دعا کے آداب :

1-دعا کرنے والا شخص توحید ربوبیت ، توحید الوہیت ، اور توحید اسماء وصفات میں وحدانیت الہی کا قائل ہو ، اس کا دل عقیدہ توحید سے سرشار ہونا چاہیے؛ کیونکہ دعا کی قبولیت کیلئے شرط ہے کہ انسان اپنے رب کا مکمل فرمانبردار ہو اور نافرمانی سے دور ہو ، فرمانِ باری تعالی ہے :

{وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ}.

ترجمہ : اور جس وقت میرے بندے آپ سے میرے متعلق سوال کریں تو میں قریب ہوں ، ہر دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب بھی وہ دعا کرے ، پس وہ میرے احکامات کی تعمیل کریں ، اور مجھ پر اعتماد رکھیں ، تا کہ وہ رہنمائی پائیں [البقرة : 186]

2-دعا میں اخلاص ہونا ، فرمانِ باری تعالی ہے :

{وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ}.

ترجمہ : اور انہیں صرف اسی بات کا حکم دیا گیا تھا کہ یکسو ہو کر صرف اللہ کی عبادت کریں ۔ [البینۃ : 5]
اور یہ بات سب کیلئے عیاں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق دعا ہی عبادت ہے ، چنانچہ قبولیتِ دعا کیلئے اخلاص شرط ہے ۔

3-اللہ تعالی کے اسمائے حسنی کا واسطہ دے کر اللہ سے مانگا جائے، فرمانِ باری تعالی ہے:
{وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ}.اور اللہ تعالی کے اچھے اچھے نام ہیں، انہی کے واسطے سے اللہ کو پکارو، اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اللہ کے ناموں سے متعلق الحاد کا شکار ہیں۔ [الأعراف : 180]

4-دعا کرنے سے پہلے اللہ تعالی کی شایانِ شان حمد وثنا، چنانچہ ترمذی: (3476) میں فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ بیٹھے ہوئے تھے، کہ ایک آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی [پھر اسی دوران دعا کرتے ہوئے] کہا: "یا اللہ! مجھے معاف کر دے، اور مجھ پر رحم فرما" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے نمازی! تم نے جلد بازی سے کام لیا، جب تم نماز میں [تشہد کیلئے] بیٹھو، تو پہلے اللہ کی شان کے مطابق حمد وثنا بیان کرو، پھر مجھ پر درود پڑھو، اور پھر اللہ سے مانگو)
ترمذی (3477) کی ہی ایک اور روایت میں ہے کہ: (جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو [تشہد میں] سب سے پہلے اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کرے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، اور اس کے بعد جو دل میں آئے مانگ لے) راوی کہتے ہیں: "اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی، تو اس نے اللہ کی حمد بیان کی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: (اے نمازی! اب دعا مانگ لو، تمہاری دعا قبول ہوگی)" اس حدیث کو البانی رحمہ اللہ نے "صحیح ترمذی" (2765، 2767) میں صحیح کہا ہے۔

5- نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: (ہر دعا شرفِ قبولیت سے محروم رہتی ہے، جب تک اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے)
طبرانی نے "الأوسط" (1/220) میں روایت کیا ہے، اور شیخ البانی نے اسے "صحیح الجامع" (4399) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

6-قبلہ رخ ہو کر دعا کرنا، چنانچہ مسلم: (1763) میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب غزوہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی تعداد کو دیکھا کہ ان کی تعداد ایک ہزار ہے، اور آپ کے جانثار صحابہ کرام کی تعداد 319 ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رخ ہو کر دعا مانگنا شروع کی آپ نے اپنے ہاتھ پھیلا دئیے اور اپنے رب سے گڑگڑا کر مانگنے لگے: (اَللَّهُمَّ أَنْجِزْلِي مَا وَعَدْتَنِي ، اَللَّهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِي ، اَللَّهُمَّ إِنْ تُهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الإِسْلامِ لا تُعْبَدْ فِي الأَرْضِ) [یعنی: یا اللہ! مجھ سے کیا ہوا وعدہ پورا فرما، یا اللہ! مجھے دیا ہوا عہد وپیمان مکمل فرما، یا اللہ اگر تو نے تھوڑے سے مسلمانوں کا خاتمہ کر دیا تو زمین پر کوئی عبادت کرنے والا نہ ہوگا] آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل ہاتھوں کو اٹھائے اپنے رب سے گڑگڑا کر دعائیں کرتے رہے، حتی کہ آپکی چادر کندھوں سے گر گئی۔۔۔ الحدیث

نووی رحمہ اللہ شرح مسلم میں کہتے ہیں:
"اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دعا کرتے وقت قبلہ رخ ہونا، اور ہاتھوں کو اٹھانا مستحب ہے"

7-ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کرنا، چنانچہ ابو داود: (1488) میں سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بیشک تمہارا پروردگار انتہائی باحیا اور سخی ہے، ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے والے اپنے بندے کے ہاتھوں کو خالی لوٹاتے ہوئے اسی حیا آتی ہے) اس حدیث کو شیخ البانی نے "صحیح ابو داود": (1320) میں صحیح کہا ہے۔

دعا میں ہاتھ اٹھانے کیلئے ہتھیلی کی اندرونی جانب آسمان کی طرف ہوگی، جیسے کسی سے کچھ لینے کا منتظر فقیر اور لاچار شخص اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر رکھتا ہے، چنانچہ ابو داود: (1486) میں مالک بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب تم اللہ تعالی سے مانگو تو اپنی ہتھیلی کے اندرونی حصے سے مانگو، ہتھیلی کی پشت سے مت مانگو) اس حدیث کو شیخ البانی نے "صحیح ابو داود": (1318) میں صحیح کہا ہے۔

یہاں یہ مسئلہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے ملا کر رکھے یا فاصلہ بھی ڈال سکتا ہے؟
تو اس بارے میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے "الشرح الممتع" (4/25) میں صراحت کیساتھ کہا ہے کہ ہاتھ ملا کر رکھنا بہتر ہے، چنانچہ آپ کہتے ہیں:

"ہاتھوں میں فاصلہ ڈالنا یا الگ الگ رکھنے سے متعلق کوئی دلیل احادیث یا علمائے کرام کی گفتگو سے میرے علم میں نہیں ہے" انتہی

8-اللہ تعالی کے بارے میں قبولیت کا مکمل یقین ہو، اور صدق دل سے دعا مانگے؛ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (اللہ سے مانگو تو قبولیت کے یقین سے مانگو، یہ یاد رکھو! اللہ تعالی کسی غافل اور لاپرواہ دل کی دعا قبول نہیں فرماتا) ترمذی : (3479) اس حدیث کو شیخ البانی نے "صحیح ترمذی" : (2766) میں حسن کہا ہے۔

9-کثرت سے دعا کی جائے، اس لیے انسان کو اللہ تعالی سے دنیاوی اور اخروی ہر قسم کی دعا مانگنی چاہیے، خوب الحاح اور چمٹ کر دعا کرے، قبولیت کیلئے جلد بازی سے کام مت لے؛ اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جب تک کوئی بندہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے، بشرطیکہ کہ جلد بازی نہ کرے) کہا گیا : "جلد بازی سے کیا مراد ہے؟" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (انسان یہ کہے : دعائیں تو بہت کی ہیں، پر مجھے لگتا ہے کہ میری دعائیں قبول نہیں کی جائیں گی، اور اس پر مایوس ہو کر دعا کرنا ہی چھوڑ دیتا ہے)

بخاری (6340) مسلم (2735)

10-دعا میں پختہ انداز ہو اور گزارشانہ انداز میں دعا نہ کی جائے؛ اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (تم میں سے کوئی یہ نہ کہے : "یا اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، یا اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما" بلکہ دعا مانگتے ہوئے پورے عزم کیساتھ مانگے، کیونکہ اللہ تعالی کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا)

بخاری (6339) مسلم (2679)

11-عاجزی، انکساری، اللہ کی رحمت کی امید اور اللہ سے ڈرتے ہوئے دعا مانگے، فرمانِ باری تعالی ہے :

.{ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً}. ترجمہ : اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے سے پکارو [الأعراف : 55]

اسی طرح فرمایا :

.{إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ}.

ترجمہ : بیشک وہ نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور ہمیں امید و خوف کیساتھ پکارتے تھے، اور وہ ہم سے ڈرتے بھی تھے۔ [الأنبیاء : 90]

اسی طرح فرمایا :

.{وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ}.

ترجمہ : اور اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی اور خوف سے صبح و شام یاد کریں اور بلند آواز کے بغیر بھی اور غافلوں سے نہ ہو جائیں۔ [الأعراف : 205]

12-تین، تین بار دعا کرنا، بخاری (240) مسلم (1794) میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ : "رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پاس نماز ادا کر رہے تھے، وہیں پر ابو جہل اپنے ساتھیوں کیساتھ بیٹھا تھا، [قریب ہی] گزشتہ شام اونٹ بھی نحر کیے گئے تھے، تو ابو جہل نے کہا : "کون ہے جو فلاں قبیلے والوں کے اونٹوں کی اوجھڑی اٹھا کر جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جائے تو اس کی کمر پر رکھ دے" یہ سن کر ایک بد بخت اٹھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو اوجھڑی کو دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا، پھر سب اوباش ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونے لگے، لیکن میں کھڑا دیکھتا ہی رہ گیا، اگر میرے کنبے والے میرے ساتھ ہوتے تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر مبارک سے اسے ہٹا دیتا، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح سجدے کی حالت میں پڑے رہے، یہاں تک کہ ایک شخص نے جا کر فاطمہ کو بتلایا، تو وہ دوڑتی ہوئی آئیں، حالانکہ آپ بالکل چھوٹی عمر کی تھیں، پھر بھی آپ نے اوجھڑی کو ہٹایا، اور پھر اوباشوں کو برا بھلا کہنے لگیں، چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی تو بلند آواز سے ان کے خلاف بد دعا فرمائی، -آپ جب مانگتے تو تین، تین بار مانگتے، اور جب دعا کرتے تو تین، تین بار کرتے- آپ نے تین بار فرمایا : (یا اللہ! قریش پر اپنی پکڑ نازل فرما)، جب اوباشوں نے آپکی آواز سنی تو انکی ہنسی بند

ہوگئی، اور آپکی بد دعا سے سہم گئے، پھر آپ نے فرمایا: (یا اللہ! ابو جہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عقبہ، امیہ بن خلف، اور عقبہ بن ابی معیط پر اپنی پکڑ نازل فرما- آپ نے ساتویں کا نام بھی لیا لیکن مجھے اب یاد نہیں ہے- قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا، جن لوگوں کے نام آپ نے لیے تھے وہ سب کے سب بدر کے دن قتل ہوئے، اور پھر ان سب کو بدر کے کنویں میں ڈال دیا گیا)"

13- حلال کھانے پینے کا اہتمام کرنا، مسلم (1015) میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لوگو! اللہ تعالی پاکیزہ ہے، اور پاکیزہ ہی قبول فرماتا ہے، اور اللہ تعالی نے مؤمنین کو بھی وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو دیا، چنانچہ فرمایا: {يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ} اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ، اور نیک عمل کرو، بیشک تم جو بھی عمل کرتے ہو میں اسے جانتا ہوں۔ [المؤمنون: 51] اور مؤمنین کو حکم دیتے ہوئے فرمایا: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ} اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں تمہیں دی ہیں ان میں سے کھاؤ[البقرة: 172] پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا تذکرہ فرمایا، جو لمبے سفر میں پراگندہ حالت کیساتھ دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے یا رب! یا رب! کی صدائیں بلند کرتا ہے، حالانکہ اس کا کھانا حرام کا، پینا حرام کا، لباس حرام کا، اسکی پرورش حرام پر ہوئی، تو اس کی دعائیں کیونکر قبول ہوں!؟)

ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس سے معلوم ہوا کہ حلال کھانا پینا، پہننا، اور حلال پر نشو ونما پانا قبولیتِ دعا کا موجب ہے" انتہی

14- اپنی دعاؤں کو مخفی رکھنا، جہری طور پر دعا نہ کرنا، فرمانِ باری تعالی ہے: {ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً} ترجمہ: اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے سے پکارو[الأعراف: 55]، نیز اللہ تعالی نے اپنے بندے زکریا علیہ السلام کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: {إِذْ نَادَى رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا} جب انہوں نے اپنے رب کو مخفی انداز میں پکارا[مریم: 3]

پہلے ہماری ویب سائٹ پر دعا سے متعلق گزر چکا ہے، وہاں پر قبولیت دعا کے اسباب، آداب، دعا کی قبولیت کی جگہیں اور اوقات، دعا کرنے والے کی حالت و کیفیت، قبولیت دعا کیلئے رکاوٹیں، اور قبولیت کی اقسام یہ سب کچھ سوال نمبر: (5113) کے جواب میں بیان کی جا چکی ہیں۔

واللہ اعلم.